05 جنوری 2021ء

اسٹیٹ بینک نے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر پہلی سہ ماہی رپورٹ جاری کردی

بینک دولت پاکستان نے مالی سال 2020-21ء کے لیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اپنی پہلی سہ ماہی رپورٹ آج جاری کردی، جس میں جولائی تا ستمبر 2020ء کی مدت کا احاطہ کیا گیا ہے۔

رپورٹ کے مطابق مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں اس بات کی حوصلہ افزا علامات موجود تھیں کہ پاکستان کی معیشت کووڈ سے پہلے کی راہ پر دوبارہ گامزن ہو رہی ہے۔ معاشی سرگرمیوں کی بحالی زراعت، صنعت اور خدمات کے شعبوں میں نمایاں تھی۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ بیرونی اور مالیاتی شعبے کے اظہاریے بھی موافق رہے، جس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ ترقی پذیر بحالی کو معاشی استحکام برقرار رکھتے ہوئے حاصل کیا گیا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے کووڈ بحران سے نمٹنے کے لیے بروقت اور مربوط معاشی پالیسی اقدامات سے بحران کے شدید اثرات کو کم رکھنے اور معاشی بحالی کی بنیادیں رکھنے میں مدد ملی۔

خصوصاً بیرونی شعبے میں کارکنوں کی ترسیلات زر کی مضبوطی، برآمدات کی بحالی اور خدمات کی کم درآمدات کی وجہ سے مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں جاری کھاتے میں فاضل درج کیا گیا۔ پاکستان ریمی ٹینس انی شیٹو کے تحت مسلسل پالیسی اقدامات اور باضابطہ اور ڈجیٹل ذرائع کے فروغ نے ترسیلاتِ زر بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ کووڈ کی وجہ سے بین الاقوامی فضائی سفر پر عائد پابندیوں سے بھی ترسیلات زر کا رخ بے ضابطہ کے بجائے باضابطہ ذرائع کی جانب موڑنے میں مدد ملی جبکہ اس کے ساتھ پاکستانی خدمات کی درآمدات کی سطح میں کمی واقع ہوئی۔ تیل کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے کمی کی وجہ سے پہلی سہ ماہی کے دوران درآمدی ادائیگیاں گذشتہ برس کے مقابلے میں قدرے کم رہیں۔ برآمدی وصولیاں گذشتہ مالی سال کی آخری سہ ماہی کی کم سطح کے مقابلے میں بحال ہوئیں لیکن یہ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کی نسبت کسی حد تک کم رہیں کیونکہ اہم تجارتی شراکت داروں کی طلب دھیمی رہی۔ اس سے قطع نظر پاکستان کی برآمدی کارکردگی متعدد دیگر ابھرتی معیشتوں کے مقابلے میں قدرے بہتر رہی، جس کا ایک سبب معاشی سرگرمیوں کی قدرے جلد بحالی تھی۔ نتیجتاً، برآمدات نے اپنی کووڈ سے پہلے ستمبر کی سطح کو چھولیا، جسے ٹیکسٹائل، سیمنٹ اور دواسازی کی بلند برآمدی وصولیوں سے مدد ملی۔

بحیثیت مجموعی، جاری کھاتے کے فاضل سے ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں مزید اضافہ ہوا اور سہ ماہی کے دوران شرح مبادلہ کو تقویت ملی۔ مارکیٹ کے متعین کردہ شرح مبادلہ کی دھچکے جذب کرنے کی اہم خصوصیت بھی سہ ماہی میں نمایاں رہی کیونکہ پاکستانی روپیہ میں دونوں سمتوں میں لچکدار ردوبدل ہوا جو بیرونی شعبے کی مخفی مبادیات اور بہاؤ سے ہم آہنگ ہے۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے بروقت اور مربوط پالیسی اقدامات کے ذریعے وبا کے اثرات زائل کرنے کی قومی کوششوں سے معاشی بحالی کو جڑ پکڑنے کے لیے سازگار ماحول فراہم ہوا۔ خصوصاً، زری اور مالیاتی پالیسیاں ایک معاون پالیسی ماحول کی نمائندہ تھیں جبکہ اس سے ایک سال قبل بلند مہنگائی، جڑواں مالیاتی اور جاری کھاتے کے خساروں کی صورت حال میں طلب میں کمی پر توجہ مرکوز تھی۔ اس تبدیلی نے کووڈ کی پہلی لہر پر قابو پانے کے لیے ملک میں نافذ لاک ڈاؤن میں نرمی کے بعد معاشی سرگرمی کو سہولت دینے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

رپورٹ کے مطابق صنعت کے شعبے میں سیمنٹ اور فوڈ پروسیسنگ کی صنعتوں میں قابل ذکر نمو کے ساتھ ساتھ گاڑیوں کے شعبے میں بحالی بھی ہوئی۔ سیمنٹ کی ترسیلات، پیٹرولیم مصنوعات اور کاروں کی فروخت، بجلی کی پیداوار، صارفی قرضوں، اور جلد فروخت ہونے والی اشیا(ایف ایم سی جی) کی فروخت جیسے طلب کے اظہاریے اس میں اضافے کو ظاہر کرتے ہیں۔ ایل ایس ایم میں نمو کے مطابق روزگار میں بھی نمو ہوئی، جس کی عکاسی پنجاب اور سندھ کے شماریاتی بیوروز کے مرتب کردہ صنعتی روزگار کے جولائی اور اگست 2020ء کے ماہانہ سرویز سے بھی ہوتی ہے۔ ان حوصلہ افزا پیش رفتوں کی عکاسی اسٹیٹ بینک کے اعتماد کاروبار سروے سے بھی ہوتی ہے اور فروری 2020ء کے بعد سے پہلی مرتبہ کاروباری برادری کے احساسات مثبت رہے ہیں۔

زرعی شعبے میں خریف کے سیزن میں کپاس کے علاوہ تمام اہم فصلوں کی پیداوار ان کے اہداف سے زیادہ رہی۔ مجموعی اچھے نتائج کو گذشتہ برس کے مقابلے میں چاول اور گنے کے زیر کاشت رقبے میں اضافے کے ساتھ ساتھ حکومت کے زراعت پیکیج سے بھی منسوب کیا جاسکتا ہے، جس میں کھاد کے زراعانت پر خصوصی زور دیا گیا تھا۔ تاہم کپاس کی پیداوار ہدف سے خاصی کم رہی، اس فصل کے زیر کاشت رقبہ 82-1981ء کے بعد سے کم ترین سطح پر آگیا اور مون سون کی غیر معمولی بھاری بارشوں (خصوصاً سندھ کے کپاس اگانے والے کچھ اضلاع میں) اور کیڑوں کے حملوں نے بھی کپاس کی یافت کم کرنے میں کردار ادا کیا۔

رپورٹ کے مطابق مالیاتی لحاظ سے گذشتہ سہ ماہی میں کووڈ وبا کے سبب بگاڑ کے بعد مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں بنیادی توازن دوبارہ فاضل ہو گیا۔ بنیادی فاضل جی ڈی پی کا 0.6 فیصد ہے، جو تقریباً مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی جتنا ہی ہے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک سے نئے قرضوں کی صفر سطح مالیاتی نظم وضبط کے حوالے سے حکومتی عزم کے تسلسل کی عکاسی رہی۔ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی مالیاتی خسارہ سال بسال بنیاد پر بلند رہا۔ اس کی وجوہات میں مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کی نسبت نان ٹیکس محاصل میں کمی، انفراسٹرکچر کے جاری منصوبوں پر ترقیاتی اخراجات میں اضافہ، پسماندہ علاقوں کی ترقی اور بلند سودی ادائیگیاں شامل ہیں۔

مہنگائی کے محاذ پر گذشتہ سہ ماہی کی نسبت مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں عمومی مہنگائی تھوڑی سی بڑھ گئی، جسے غذائی مہنگائی سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جس میں تلف پذیر اور غیر تلف پذیر اشیا کی قیمتیں رسدی عوامل کے باعث بڑھیں۔ تاہم، مہنگائی کا مخفی دباؤ، جس کی پیمائش غیر غذائی غیر توانائی اشاریے سے کی جاتی ہے، دھیما رہا، جس کا سبب مہنگائی کی مستحکم توقعات ہیں۔ زیر جائزہ مدت میں قوزی مہنگائی میں کمی کو بھی شرح مبادلہ میں اضافے، مالی سال 21ء کے بجٹ کی ٹیکس اور ٹیرف رعایات اور نقل وحمل کی قدرے مستحکم لاگتوں جیسے عوامل سے منسوب کیا گیا۔

زری پالیسی کمیٹی نے سہ ماہی کے دوران پالیسی ریٹ 7.0 فیصد پر برقرار رکھتے ہوئے کہا کہ یہ شرح سود، حکومت اور اسٹیٹ بینک کی معاون پالیسیوں کے مطابق ابھرتی ہوئی معاشی بحالی کی معاونت کے لیے مناسب ہے جبکہ اس سے مہنگائی کی توقعات پر قابو پانے کے ساتھ ساتھ مالی استحکام کے تحفظ میں بھی مدد ملے گی۔ سازگار زری پالیسی کے علاوہ مرکزی بینک نے کووڈ کے منفی اثرات سے نمٹنے کے لیے متعدد اقدامات کیے جن سے مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں اسٹیک ہولڈرز کو سہولتوں کی فراہمی میں مدد ملی، ان میں سرمایہ جاتی بفرز جاری کرنا، کارپوریٹ، ایس ایم ایز اور گھرانوں کے قرضوں کی اصل رقم کی واپسی مؤخر کرنا، قرضوں کی ری اسٹرکچرنگ / ری شیڈولنگ، مالی خدمات کی دستیابی اور تسلسل یقینی بنانا اور نظام ادائیگی سے متعلق لاگتوں میں کمی شامل ہیں۔

ان بروقت اقدامات سے بینکوں کی لچکداری کو تقویت ملی اور کووڈ کے دھچکے کے باوجود خطرۂ قرض کو محدود کیا گیا، جبکہ کاروباری اداروں نے عارضی معاشی ری فنانس سہولت (ٹی ای آر ایف) سے زیادہ استفادہ کیا جس کے تحت معاشی بحالی اور طویل مدتی نمو کی اعانت کی خاطر سرمایہ کاری کے لیے کم شرحوں پر فنانسنگ فراہم کی جاتی ہے۔ خصوصاً، کمرشل بینکوں کی جانب سے ٹی ای آر ایف کی مد میں منظورشدہ رقم 24 دسمبر 2020ء تک بڑھ کر 263.8 ارب روپے تک جا پہنچی، جبکہ اسٹیٹ بینک کی روزگار اسکیم (روزگار میں اعانت اور برطرفیوں کو روکنے کے لیے) کی رقم 13 نومبر 2020ء تک بڑھ کر 238.2 ارب روپے ہوگئی۔ اسٹیٹ بینک کی روزگار اسکیم کے تحت منظور شدہ درخواستوں میں ایس ایم ایز اور چھوٹے کارپوریٹ اداروں کا حصہ تین چوتھائی رہا۔ اسی طرح کووڈ سے نمٹنے کی ری فنانس سہولت (جو شعبہ صحت کی اعانت کرتی ہے) کی رقم 31 دسمبر 2020ء تک بڑھ کر 8.4 ارب روپے تک پہنچ گئی۔ اس کے ساتھ اسٹیٹ بینک کے قرض میں توسیع اور/یا ری اسٹرکچرنگ پیکیج پر بھی مثبت ردعمل آیا اور 24 دسمبر 2020ء تک 1.582 ملین قرض گیروں نے قرض کی اصل رقم کی واپسی مؤخر اور ری اسٹرکچر کرنے کی درخواستیں دیں۔ خصوصاً، مائیکروفنانس اور ایس ایم ای قرض گیروں نے قرضہ جاتی ریلیف اسکیم سے خاصا فائدہ اٹھایا۔ مائیکروفنانس قرض گیروں کی جانب سے جمع کردہ تقریباً 99 فیصد درخواستیں قبول کی گئیں اور اس جز کے لیے 101.3 ارب روپے کی منظوری دی گئی۔ اسی طرح ایس ایم ایز کی جانب سے منظور کردہ تقریباً 96 فیصد درخواستوں کی 24 دسمبر 2020ء کو منظوری دی گئی جس میں سے 27.5 ارب روپے قرض کی اصل رقم مؤخر کرنے اور قرضوں کی ری اسٹرکچرنگ کے لیے تھے۔

مکمل رپورٹ اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر دستیاب ہے:
https://www.sbp.org.pk/reports/quarterly/fy21/First/qtr-index-urdu.htm

****